مقامِ ختم المرسلین ﷺ

جانشین امیر شریعت مولانا سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ

سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر ہمارے نبی محمد کریم خاتم النبیین ﷺ تک ہر نبی دنیا کو ہدایت دینے کے لیے آیا۔ ان پر اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوئی، فرشتہ آیا، کشف ہوا اور خواب میں بھی وحی اتری۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ہر پیش گوئی کو سچا کیا اور انہیں ہر مقام پر سچا کیا گیا۔

نبی کی بات اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ جس طرح اللہ کا وجود باقی ہے اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں، اسی طرح اللہ کے نمائندے نبی و رسول کی بات بھی سچ اور حق ہے۔ اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعارف کراتے ہوئے ارشاد فرمایا: وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ○

''ہم نے تو آپ کو سارے جہانوں کے لیے مہربانی کا نمونہ بنا کر بھیجا ہے۔'' (انبیاء)

جس شخص نے دنیا کی زندگی میں آپ کے ساتھ ایمان کا تعلق قائم کر لیا، وہ دنیا میں ہی اس پاکیزہ تعلق کی برکات محسوس کرے گا اور مرنے کے بعد آپ ﷺ کا فیض اس کو قبر اور حشر میں جہنم سے محفوظ کر کے جنت میں لے جائے گا۔ معراج اس کا نام نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو آسمانوں پر لے گیا اور واپس لے آیا۔ بتانا یہ مقصود تھا کہ میرے رسول محمد ﷺ دنیا میں تو جلوہ افروز ہیں ہی اور انسان ان کے نورِ ہدایت سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ لیکن فرشتے بھی اللہ کی مخلوق ہیں۔ ان کو جلوہ آسمان پر ہی دکھانا تھا۔ پہلے آسمان کے دروازے سے لے کر ساتویں آسمان تک اور پھر عرش معلیٰ تک جتنے فرشتے ہیں، ان سب کو بتانا تھا کہ جس انسان کے پاس تمہارے سردار جبریل امین کو بھیجتا ہوں، اب وہ آئیں گے۔ دیکھنا میں نے ان کا درجہ کتنا بلند کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس جہاں کو متاثر کیا جو انسانوں اور فرشتوں کی تحقیق اور پہنچ سے باہر ہے۔

کہتے ہیں نور کی ایک گاڑی ''رَف رَف'' لائی گئی۔ اس میں نبی کریم ﷺ کو بٹھایا گیا۔ جبریل پیچھے رہ گئے تو پوچھا ''آپ ساتھ کیوں نہیں چلتے؟'' کہنے لگے ''میرے پر جل جائیں گے، آگے نہیں جا سکتا، مجھے یہیں تک آنے کا حکم تھا۔ اب آپ جانیں اور اللہ جانے۔ میں نہیں جانتا کہ آپ کو کہاں تک لے جانا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام فرشتوں کو اپنے حبیب کریم ﷺ کا جلوہ دکھایا اور مقام بتلایا کہ وہ ہیں تو بشر مگر درجہ یہ ہے کہ اب ان کے اور میرے درمیان کوئی واسطہ نہیں۔ سب پیچھے رہ گئے اور حبیب میرے پاس آ گئے۔ و رفعنالک ذکرک

عقدہ معراج سے بھی یہی حل ہوا، زد میں انسان کی افلاک و آفاق ہیں
کس کو معلوم تھا عرش سے بھی ورا، یوں بشر بلکہ خیر البشر جائیں گے

(اقتباس خطاب۔ فیصل آباد ۱۹۸۷ء)